ملفوظات طیبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مباہلہ کرنیوالے

فرمایا :-

جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے مقابلہ میں آئے، خدا تعالیٰ نے سب کو ہلاک کر دیا۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے آپ موت مانگی۔ مخالفوں کو چاہیئے کہ اس بات پر غور کریں کہ اس کی وجہ کیا ہے کہ جو شخص مقابلہ میں آتا ہے وہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں تو پھر کیا سبب ہے کہ خدا تعالےٰ اس کے مقابلین کو نیست کر دیتا ہے اور اس کو دن بدن سرسبزی ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے مخالفوں میں بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو کہ سچے دل سے ہمارے برخلاف دعائیں مانگتے رہے اور ہم کو اسلام کا دشمن جان کر ناکیں رگڑتے رہے۔ لیکن کیا خدا تعالیٰ اسلام کا بھی دشمن تھا کہ اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جو کہ سچے مسلمان تھے اور ان کے بالمقابل جس کو وہ اسلام کا دشمن اور دجّال یقین کرتے تھے اس کو خدا تعالیٰ نے زندہ رکھا اور اس کے سلسلہ کو روز بروز ترقی دی۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۵۲ صفحہ ۳، ۵ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء)

The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Amir & Missionary Incharge, USA, for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington. DC, 20008 [Ph: (202) 232-3737]
Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Athens, OH 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT NO. 143

ADDRESS CORRECTION
REQUESTED

اسلام آباد میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سے پولیس نے کلمہ طیبہ مٹا دیا

راولپنڈی (حیدر رپورٹ) اسلام آباد پولیس کی ایک بھاری جمعیت نے کل تقریباً نصف شب کے بعد وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے سیکٹر ایف سیون ٹو کی سٹریٹ نمبر ۸ میں واقع احمدیوں کی عبادت گاہ دبیت الذکر پر لکھا ہوا کلمہ طیبہ مٹا دیا۔ پولیس اس موقعہ پر بیت الذکر سے ملحق کمروں میں مستقل طور پر رہائش پذیر گیارہ احمدیوں کو بھی پکڑ کر لے گئی۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد کے ایک پریس ریلیز کے مطابق تقریباً اڑھائی سو پولیس والے ضلعی انتظامیہ کے افسران کی سرکردگی میں متعدد گاڑیوں میں بیت الذکر آئے اور بیت الذکر کا ٹیلیفون کاٹ کر کارروائی شروع کی اور کلمہ طیبہ مٹایا۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مقامی انتظامیہ کا یہ قدم اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین اور بنیادی انسانی حقوق کی صریح خلاف ورزی ہے کیونکہ کلمہ طیبہ احمدیوں کا جزو ایمان ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ انتظامیہ نے چند روز قبل جماعت احمدیہ کے مقامی عہدیداروں کو کلمہ مٹانے کے لیے کہا تھا۔ مگر ان کی طرف سے انکار پر انتظامیہ نے از خود پولیس کے ذریعہ یہ کارروائی کی گزشتہ ماہ راولپنڈی میں مری روڈ پر واقع احمدیہ عبادت گاہ سے بھی کلمہ طیبہ مٹایا تھا۔

کلمہ طیبہ مٹا کر عذاب الٰہی کو دعوت دی جا رہی ہے۔ احمد شجاع

سیالکوٹ (نامہ نگار) سیالکوٹ کی سیاسی شخصیت چوہدری احمد شجاع نے حکومت کی طرف سے کلمہ طیبہ مٹانے کی کارروائیوں پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ حکمران خدا اور اس کے رسول مقبول کا نام مٹاتے ہوئے خدا کی غیرت کو للکار رہے ہیں۔ خدانخواستہ اس کی سزا کہیں پوری قوم کو نہ بھگتنا پڑے۔ انہوں نے کہا چند برس پیشتر جب کراچی میں احمدیوں کی مسجد سے حکومت نے کلمہ طیبہ مٹوایا تھا اور اس وقت پڑھے لکھے دانشور طبقہ نے اس حکمت کو برا سمجھنے کے باوجود خدا اور اس کے رسول کی خاطر غیرت کھاتے ہوئے کلمہ مٹانے والوں کو نہیں روکا تھا تو پھر خدا نے خود اپنی غیرت کی ہلکی سی جھلک دکھانے کے لیے اس سانحہ کے چند روز کے اندر اندر لوگوں کو ایک بہت بڑے سمندری طوفان سے اس قدر دہشت زدہ کیا تھا کہ سارے کراچی کے لوگ سراسیمہ

قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ مٹانے کی مذمت

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) ممتاز قانون دان اور تحریک استقلال کے سیکرٹری اطلاعات سید ظفر علی شاہ نے اسلام آباد میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سے پولیس کی بھاری جمعیت کی طرف سے کلمہ طیبہ مٹانے اور وہاں مقیم گیارہ افراد کو حراست میں لینے کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ انتظامیہ کا یہ اقدام مذہب اسلام کو بدنام کرنے کا باعث اور بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ملک بے شمار مسائل سے دوچار ہے اور اندرونی و بیرونی خطرات سے گھرا ہوا ہے حکومت کو ان مسائل پر توجہ دینے کے بجائے مذہبی جنونیوں کو خوش کرنے کے لئے ایسی کاروائیاں کر رہی ہے جن سے ملک کا اتحاد اور یکجہتی پارہ پارہ ہو رہی ہے سید ظفر علی شاہ نے کہا کہ اسلام ہمیں رواداری اور حسن سلوک کا درس دیتا ہے اور کلمہ طیبہ مٹا کر خواہ یہ کہیں بھی لکھا ہو اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی جا رہی۔ انہوں نے کہا احمدیہ عبادت گاہ سے کلمہ مٹانے کی کاروائی رات کو کی گئی اور پولیس کی بھاری جمعیت کو کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ پھر گیارہ بے گناہ افراد کو حراست میں لے کر حبس بے جا میں رکھنے کا کوئی قانونی اور اخلاقی جواز نہیں۔ کیونکہ انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا سید ظفر علی شاہ نے ملک کے محب وطن عوام اور دانشوروں سے اپیل کی کہ وہ حکومت کے ایسے اقدامات کے خلاف آواز اٹھائیں جن سے ملک و قوم کے اتحاد کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

ہو کر دوڑیں روز ملک کے اس سب سے بڑے شہر سے دور بھاگتے رہے خدا کی غیرت کی دوسری سب سے بڑی مثال اب راولپنڈی اسلام آباد میں ملی ہے کہ ساٹھ اوجڑی کیمپ سے صرف چند روز پہلے حکومت کے حکم پر پولیس نے بھاری نفری کے ساتھ احمدیوں کی راولپنڈی اور اسلام آباد کی مساجد سے اس کلمہ طیبہ کو اپنے ہاتھوں سے مٹایا تھا جس کلمہ طیبہ کی برکت سے پاکستان ملا تھا۔ اب ربوہ کی دیواروں سے کلمہ طیبہ مٹاتے ہوئے حکومت نے یہ بھی نہ سوچا کہ ربوہ میں صرف احمدی ہی تو نہیں دوسرے مسلمان بھی تو رہتے ہیں۔ کراچی، اسلام آباد اور راولپنڈی میں کلمہ مٹانے کی پاداش میں ان کے شہریوں نے جو قیامتیں دیکھی ہیں اس سے صاحب اقتدار لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے اور ساتھ ہی ساتھ پڑھے لکھے اور دانشور پاکستانی مسلمانوں کو خدا کی خاطر ہوش میں آنا چاہیئے۔ ان ظالم ہاتھوں کو بروقت روکا جائے جو کلمہ طیبہ کو مٹا کر اس کی بے حرمتی کی جسارت کر رہے ہیں۔

ABC ★★★★ CERTIFIED باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

۲۹ اپریل ۱۹۸۸ء

کلمہ طیبہ مٹا کر عذاب الٰہی کو دعوت دی جا رہی ہے۔ احمد شجاع

سیالکوٹ (نامہ نگار) سیالکوٹ کی سیاسی شخصیت چوہدری احمد شجاع نے حکومت کی طرف سے کلمہ طیبہ مٹانے کی کارروائیوں پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ حکمران خدا اور اس کے رسول مقبول کا نام مٹاتے ہوئے خدا کی غیرت کو للکار رہے ہیں۔ خدانخواستہ اس کی سزا کہیں پوری قوم کو نہ بھگتنا پڑے۔ انہوں نے کہا چند برس پیشتر جب کراچی میں احمدیوں کی مسجد سے حکومت نے کلمہ طیبہ مٹوایا تھا اور اس وقت پڑھے لکھے دانشور طبقہ نے اس حکمت کو برا سمجھنے کے باوجود خدا اور اس کے رسول کی خاطر غیرت کھاتے ہوئے کلمہ مٹانے والوں کو نہیں روکا تھا تو پھر خدا نے خود اپنی غیرت کی ہلکی سی جھلک دکھانے کے لیے اس سانحہ کے چند روز کے اندر اندر لوگوں کو ایک بہت بڑے سمندری طوفان سے اس قدر دہشت زدہ کیا تھا کہ سارے کراچی کے لوگ سراسیمہ ہو کر دوڑیں روز ملک کے اس سب سے بڑے شہر سے دور بھاگتے رہے خدا کی غیرت کی دوسری سب سے بڑی مثال اب راولپنڈی اسلام آباد میں ملی ہے کہ ساٹھ اوجڑی کیمپ سے صرف چند روز پہلے حکومت کے حکم پر پولیس نے بھاری نفری کے ساتھ احمدیوں کی راولپنڈی اور اسلام آباد کی مساجد سے اس کلمہ طیبہ کو اپنے ہاتھوں سے مٹایا تھا جس کلمہ طیبہ کی برکت سے پاکستان ملا تھا۔ اب ربوہ کی دیواروں سے کلمہ طیبہ مٹاتے ہوئے حکومت نے یہ بھی نہ سوچا کہ ربوہ میں صرف احمدی ہی تو نہیں دوسرے مسلمان بھی تو رہتے ہیں۔ کراچی، اسلام آباد اور راولپنڈی میں کلمہ مٹانے کی پاداش میں ان کے شہریوں نے جو قیامتیں دیکھی ہیں اس سے صاحب اقتدار لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے اور ساتھ ہی ساتھ پڑھے لکھے اور دانشور پاکستانی مسلمانوں کو خدا کی خاطر ہوش میں آنا چاہیئے۔ ان ظالم ہاتھوں کو بروقت روکا جائے جو کلمہ طیبہ کو مٹا کر اس کی بے حرمتی کی جسارت کر رہے ہیں۔

روزنامہ حیدر مورخہ
25 اپریل 88

خلاصہ خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

[نوٹ: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا خلاصہ پچھلے شماروں میں بھی دیا جاتا رہا ہے۔ اور اسی طرح یہاں بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ خلاصے ماہنامہ انصار اللہ سے لئے جاتے ہیں۔ جس کے لئے ہم ماہنامہ انصار اللہ کے بہت شکرگزار ہیں۔]

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶؍ فروری ۱۹۸۸ء بمقام ہالینڈ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور نے فرمایا کہ گذشتہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے مغربی افریقہ کے چھ ممالک کے دَورہ کی توفیق ملی جس کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ پہنچا اور بہت سے ایسے تجارب ہوئے جن کا حقیقی علم رپورٹوں سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔ بہت سے امور میں نئی راہنمائی اور بہت سے تجربات سے بعض خامیوں کا علم ہوا۔ افریقہ کے متعلق خاص خوبیوں کے متعلق بھی روشنی ملی جن کے متعلق دُور بیٹھے اندازہ نہیں ہوسکتا۔

فرمایا: اِس دَورے کے نتیجہ میں جو کام پیدا ہوا ہے اس پر عملدرآمد کے لئے کئی ماہ درکار ہوں گے۔ مرکزی عہدیداروں کے لئے بھی کام زیادہ ہوگیا ہے جس کو مہینوں کی محنت کے بعد سمیٹا جاسکتا ہے۔

فرمایا: تجارب میں ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ جماعتوں تک میرے خطبات نہیں پہنچ رہے اور وہاں جو مجالسِ سوال و جواب ہوئیں ان سے یہ اندازہ ہوا کہ نہ صرف یہ کہ خطبات سے ساری جماعتوں کو آگاہ نہیں رکھا گیا بلکہ مجالسِ سوال و جواب کی وہ کیسٹس جن میں اہم سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں وہ بھی ان تک نہیں پہنچیں۔

فرمایا: گذشتہ چند سال سے بعض خطبات وقتی نوعیت کے تھے لیکن بہت سے خطبات اللہ تعالیٰ نے منصوبے کے تحت مجھے دینے کی توفیق بخشی جو آئندہ صدی کی تیاری سے تعلق رکھنے والے تھے اور جن کا مضمون وار سلسلہ چلتا رہا جن کے ذریعہ آئندہ صدی سے قبل جماعت اُمتِ واحدہ بن سکتی ہے لیکن اِس مقصد کے تحت دیئے گئے خطبات بھی اکثر جماعتوں تک نہیں پہنچے۔ یہ خلاء یورپ میں بھی موجود ہے۔

فرمایا: افریقہ کی جماعتوں کے سامنے جو باتیں ہوئیں اُن سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ لوگ اثر قبول کرنے والے ہیں اور جو بات سمجھ آجائے اس کو بشاشت سے قبول کر لیتے ہیں۔ روشن دماغ ہیں۔

فرمایا: دَورے سے قبل یہ خیال تھا کہ یہ افریقہ تاریک برِاعظم ہے لیکن وہاں جاکر معلوم ہوا کہ یہاں جہالت کی بجائے روشنی ہے۔ اُن کے دماغ ہر لحاظ سے روشن ہیں اور دلیل سُننے کے بعد تعصبات دھوئیں کی طرح

اُڑ جاتے ہیں۔ فرمایا: وہاں دینِ حق کا نور پھیلانے کے مواقع موجود ہیں اور اگر گذشتہ دو تین سال کے خطبات ان تک باقاعدگی سے پہنچائے جاتے تو اُن کی حالت اِس وقت تک مختلف ہوتی۔

خطبات اور کیسٹس کے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے حضورِ انور نے بتایا کہ یہ درست ہے کہ جماعت میں بعض علماء مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں لیکن خدا کا قدرتِ ثانیہ سے ایک تعلق ہے۔ وہ امام کو علوم کی رُوح سے آگاہ کرتا ہے اور جماعت کی زمانے کے لحاظ سے ضروریات سے متنبّہ کرتا ہے۔ امام کی نظر ساری عالمی ضروریات پر ہوتی ہے۔ جیسی روشنی خدا تعالیٰ امام کو عطا کرتا ہے یہ مقام دوسروں کو حاصل نہیں ہو سکتا خواہ وہ علمی لحاظ سے بہتر ہوں۔ اِس پہلو سے بہت زور دیا گیا تھا کہ خطبات کو تمام احمدیوں تک پہنچایا جائے۔

فرمایا: ایک اور اہم بات یہ ہے کہ امام کے ساتھ جماعت کو جو ذاتی تعلق ہوتا ہے اور امامِ وقت کو جو گہری محبت اپنی جماعت سے ہوتی ہے اس کا کوئی دوسرا عالم دعویٰ نہیں کر سکتا اور خونی رشتوں میں بھی اِس کی مثال نہیں مل سکتی اِس لئے علماء بے شک ظاہری علم میں مجھ سے بہتر ہوں یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ اُن کی باتوں میں میری باتوں کے مقابل پر زیادہ اثر ہے۔ فرمایا: چنانچہ افریقہ میں روزمرّہ کے سوالات علماء کے سمجھانے کے باوجود انکو سمجھ نہیں آئی اور ان میں تشنگی رہی لیکن میرے سمجھانے پر ان کی کایا پلٹ گئی اور بے اختیار اُن کے مُنہ سے نعرۂ تکبیر بلند ہونے لگے کہ اب ہمیں بات سمجھ آئی ہے۔ فرمایا: ان ممالک میں جب ایسے سوال کرنے والے تشنہ رہے وہ رفتہ رفتہ اِس رنگ میں دیکھے جانے لگے کہ وہ معترض ہیں لیکن جب مَیں نے ان کو مسائل سمجھائے تو معلوم ہوا ہے کہ وہ معترض نہیں تھے بلکہ انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

فرمایا: وہ سادہ دل لوگ ہیں، صاف گو ہیں۔ مربّیان دلوں کو مطمئن کرنے والے جواب نہیں دیتے تھے نتیجۃً وہ سوال کرتے رہتے تھے اور اُن کی تصویر مرکز میں یہ پیش کی جاتی تھی کہ وہ بہت معترض ہیں۔ اُن کے دل میں پورا اطمینان نہیں ہے۔ قدرتِ ثانیہ سے وابستگی نہیں ہے۔ اِس قسم کے مسائل میں ان کی سوچ ٹیڑھی ہے۔ فرمایا: یہ بالکل جھوٹ اور بے بنیاد بات ہے۔ چند دنوں کی صحبت سے معلوم ہوا کہ وہ انتہائی فدائی اور عاشقِ سلسلہ ہیں۔ اُن سے ایسا سلوک کیا گیا کہ منافق بنا کر الگ کر دیا گیا۔ اگر وہ کسی اَور قوم کے لوگ ہوتے تو شاید وہ مرتد ہو جاتے لیکن انہوں نے مسلسل سر جُھکا کر امیروں کی اطاعت کی اور مربّیان کی باتوں پر سرِ تسلیم خم کیا اور کہیں بھی کوئی باغیانہ رویّہ اختیار نہیں کیا۔ فرمایا اِس مثال سے یہ شہادت ملتی ہے کہ خدا تعالیٰ امامِ وقت کو کس طرح بات سمجھانے کی توفیق دیتا ہے۔ محض علم سے یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔ علماء کو تصوّر بھی نہیں کہ وہ امامِ وقت کو REPLACE نہیں کر سکتے۔ جماعت کی زندگی کی رُوح قدرتِ ثانیہ ہے اور اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا سایہ قدرتِ ثانیہ پر ہے اِس لئے علم کافی نہیں جو اس کی جگہ لے لے۔

فرمایا: بعض مربیان اپنے علم کے زعم پر یہ کمزوری دکھا رہے تھے اور میرے خطبات لوگوں کو نہیں سُنا رہے تھے۔ اُن کو مخاطب کرکے فرمایا کہ خدا نے جماعت کی ذمّہ داری مجھ پر ڈالی ہے۔ اس لئے جس رنگ میں مَیں چاہتا ہوں اسی رنگ میں جماعت کی تربیت ہوگی علماء کا یہ کام نہیں کہ وہ ساری ذمّہ داری اپنے اُوپر لے لیں۔ جتنی ذمّہ داری اُن پر ڈالی گئی ہے وہ اُس کو ادا کریں۔ جب مَیں چاہتا ہوں کہ براہِ راست جماعت کی تربیت کروں اور درمیان میں کوئی دوسرا نہ پڑے اور خدا تعالیٰ نے اِس زمانہ میں یہ انتظام بھی کر دیا ہے تو کِسی کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ بیچ میں روک بنے۔

فرمایا: ایسے علماء جن کو بڑے حوالے یاد ہیں وہ دوسروں کا مُنہ تو بند کر سکتے ہیں لیکن دل نہیں جیت سکتے۔ دلیل کے ساتھ دل جیتنے کا انداز چاہیئے اور خالی علم کبھی دُنیا میں انقلاب برپا نہیں کرتا۔

فرمایا: بعض مربّیان اپنی سُستی کی وجہ سے کیسٹس نہیں سُنوا رہے اُن کو پتہ نہیں کہ وہ جماعت کو محروم رکھ رہے ہیں۔ فرمایا: سارے عالم کی جماعتوں کو ضرورت ہے کہ اگلے سال کے شروع ہونے سے پہلے گذشتہ خطبات ہر ایک تک پہنچ جانے چاہئیں۔ علاوہ ازیں حضورِ انور نے فرمایا کہ معاشرے کی اِصلاح خاص طور پر عورتوں کی اصلاح اور ان میں حیرت انگیز پاکیزہ تبدیلی پیدا کرنے میں احمدی مربّیان نے افریقہ میں بہت کام کیا ہے اور ابھی اَور محنت کی بھی ضرورت ہے۔ ہمارے بچّے بچیّاں جو غیر معاشرہ میں پل رہے ہیں اُن میں عصمت کی حفاظت اور عظمت کی حفاظت کرنے کے لئے مربّیان کو بہت کوشش کرنی چاہیئے۔ بچپن سے انہیں بتائیں کہ یہ سب گند ہیں اور ان کو ان کی تنظیموں کے سپرد کر دیں۔ جو والدین اپنے بچّوں کو جماعتی تنظیموں کے سپرد نہیں کرتے وہ بڑے ہو کر اصلاح کا زمانہ ضائع کر جاتے ہیں۔

آخر میں حضورِ انور نے افریقہ کے لئے خاص طور پر دعاؤں کی تحریک فرمائی اور بتایا کہ دُنیا کے مستقبل اور دینِ حق کی ہار جیت کا فیصلہ افریقہ میں ہوگا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ مارچ ۱۹۸۸ء بمقام لندن

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ ہفتے مغربی افریقہ کے چھ ممالک کے دَورہ کی توفیق ملی۔ اِس دَوران ان ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ سے رابطہ ہوا اور مسلمانوں، غیر مسلموں، حکومتوں کے نمائندوں اور دانشوروں سے ملاقاتوں کا بھی موقع ملا۔ ہر ملک کا دَورہ اتنا مصروف تھا کہ وقت گذرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا تھا اور جلسہ سالانہ کی کیفیات یاد آتی تھیں۔

اِس دَورے میں دوستوں نے بہت پیار و محبّت کا سلوک کیا اور حکومتوں نے تعاون کا اظہار کیا۔ غرض یہ

دَورہ ہر جہت سے نہایت کامیاب رہا۔ اِس دَورے کے نتیجہ میں نئے نئے منصوبے ذہن میں اُبھرے ہیں اور چند ہفتوں کے دَوران آئندہ کئی سال کا کام ہمارے سامنے آگیا ہے۔

حضور نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر تھی کہ اس نے نئی صدی کے آغاز سے پہلے پہلے دَورے کی توفیق عطا فرمائی جس کی افریقہ کو شدید ضرورت تھی۔ اِس دَورے کے نتیجہ میں بہت زیادہ کام ظاہر ہوُا ہے اِس لئے اگر میری طرف سے خط وکتابت میں دیر ہوجائے یا میری طرف سے پرائیویٹ سیکرٹری میری ہدایت پر جواب تاخیر سے دیں تو بدظنّی نہ کریں۔

افریقہ کے متعلق ایسے ایسے منصوبے ذہن میں اُبھرے ہیں جن کا اِس وقت ساری جماعت کے سامنے کھولنا حکمتِ عملی کے خلاف ہے لیکن ان کا کام سب نے مِل کر کرنا ہے اور ہر ایک کو وقت آنے پر منصوبوں سے آگاہ کیا جائے گا۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ امام جماعت اکیلا کام کرے بلکہ ساری جماعت کا نام ہی اصل میں خلافت ہے۔

حضور نے ڈاکٹروں اور اساتذہ کو خاص طور پر افریقہ میں خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ کو ڈاکٹروں اور اساتذہ کی بہت ضرورت ہے اِس لئے ایسے ڈاکٹرز اور اساتذہ اپنے آپکو پیش کریں جو اپنے فائدہ کے لئے ان ممالک میں نہ جائیں بلکہ خالصتاً وقف کی رُوح کے ساتھ خدمت کے جذبہ کے تحت یہ عزم لے کر جائیں کہ خدمت کی راہوں سے ہرگز پیچھے نہیں ہٹیں گے خواہ ان کے حالات کیسے بھی ہوں۔

حضور نے فرمایا افریقہ میں جو عظیم الشان تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کا دَورہ کے دَوران علم ہوُا ہے۔ یہ تبدیلیاں آسانی سے نہیں ہوئیں بلکہ ابتدائی واقفین کی قربانیوں کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ آئندہ بھی جو انقلاب برپا ہوگا وہ بھی عظیم الشان روحانی قربانیاں کرنے والے فقیر منش بندوں کے ذریعہ ہی رونما ہوگا۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نیا برکتوں کا دَور شروع فرمائے گا۔ اِس ضمن میں حضور نے ابتدائی واقفین میں سے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر، حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب کی قربانیوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ ان لوگوں کی قربانیاں آپ کو بُلا رہی ہیں ان کی یادیں آج تک زندہ ہیں وہ کبھی بھی مدفون نہیں ہوں گی ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ بعض علاقوں میں خاک کے ذرّے ذرّے میں وہ یادیں پھر رہی ہیں۔ وہ ہَوائیں ان ذرّوں کو جہاں بھی اُڑا لے جاتی ہیں وہاں وہ زندگی بخش بن جاتے ہیں۔

پس یہ یادیں آپ کو پھر بُلا رہی ہیں۔ آج افریقہ کی سرزمین ان احمدی خدمت کرنے والوں کو پکار رہی ہے جو اپنے فائدے کے لئے نہیں بلکہ بنی نوع انسان کے فائدے کی خاطر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی تعلیم سے متاثر ہو کر خدا کی خاطر وہاں جانے کے لئے تیار ہوں اور یہ عہد کریں کہ جو بھی تکلیف ہوگی اس کے باوجود ان لوگوں کی خدمت کریں گے۔

حضور نے غالب کے ایک شعر کا ذکر کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ مَیں تو مَر گیا لیکن اپنی زندگی میں اس عشق کی شراب کا مقابلہ مَیں کیا کرتا تھا جو بڑے بڑے مَردوں کی کمر توڑ دیا کرتا ہے۔ چنانچہ میرے مَرنے کے بعد ساقی بار بار اعلان کر رہا ہے کہ کون ہے آج جو آئے اور اس شرابِ عشق کے مقابلے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرے جو بڑے بڑے مردانِ میدان کی ہمتیں توڑ دیا کرتی ہے۔ یہی مضمون ہے جو مَیں جماعت تک پہنچاتا ہوں۔ وہ صدا تو ایک فرضی تھی جو غالب کے ذہن میں آئی لیکن حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں ایسے عُشّاق دَورِ اوّل میں بھی پیدا ہوئے اور دَورِ ثانی میں بھی پیدا ہوئے۔ ان کو کوئی شرابِ عشق مات نہیں دے سکتی تھی۔ وہ شراب اگر زہر کے پیالوں میں بھی بٹتی تب بھی وہ اُسے مُنہ لگانے کے لئے تیار بیٹھے ہوئے تھے اور بڑی ہمت کے ساتھ انہوں نے مقابلے کئے۔

چنانچہ احمدیت میں مَیں سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی ساقی کے مُنہ پر مکرّر صدا آئے اور اس کا جواب لبّیک کی صورت میں پیدا نہ ہو۔ مَیں جانتا ہوں کہ جب بھی یہ آواز بلند ہو گی کثرت کے ساتھ جماعت کی طرف سے لبّیک کی آوازیں آئیں گی۔ مَیں جانتا ہوں کہ مجھے مکرّر یہ صدا دینے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اور اسی ایک آواز پر لبّیک کہتے ہوئے ساری دُنیا میں جو لوگ بھی افریقہ میں احمدیت اور دینِ حق کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کی توفیق رکھتے ہیں وہ انشاء اللہ ضرور آگے آئیں گے۔ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ وہ آخری دَور ہے جو کام کو اپنے آخری مقام تک پہنچا دے گا تیسری منزل کوئی نہیں۔ یہ دوسری منزل آپ کے سامنے کھڑی ہے جو آخری فتح کی منزل ہے۔ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور آپ دیکھیں گے کہ کل اسی طرح ہو گا۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ اِس دَور کے بعد سارا افریقہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں آجائے گا۔ آپ کے قدموں میں نچھاور ہو گا اور افریقہ سے مربیانِ دینِ حق پیدا ہوں گے۔

حضور نے فرمایا افریقن لوگوں میں اخلاص اور انکسار ہے اور بڑی قربانی دینے والے لوگ ہیں۔ انہوں نے ایسی ایسی قربانیاں دی ہیں کہ جن کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ خدا کی تقدیر یہ ہے کہ وہ آواز جو قادیان سے بلند ہوئی تھی اس پر لبّیک کہتے ہوئے جو قربانیاں اس خطّے میں بسنے والوں نے دیں ان کی قبولیت کے پھل کے طور پر جماعت کو افریقہ عطا ہو گا اور افریقہ خود وہ پھل بن جائے گا جس سے کثرت کے ساتھ وہ بیج پیدا ہوں گے جو ساری دُنیا میں وہ ثمردار درخت لگا دیں گے جسے ہم باغِ احمد کہہ سکتے ہیں۔ جس کی شاخیں کُل عالَم پر محیط ہوں گی اِس لئے ان کی نگہداشت اور آبیاری کرنا ہماری ذمّہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر مارچ ۱۹۸۸ء بمقام لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کو اب تقریباً ایک سال باقی ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کا جو باقاعدہ بیعت کرنے کے ذریعہ اعلان فرمایا گیا اس لحاظ سے ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو جماعت کے سو سال پورے ہوں گے۔ تو نئی صدی کا آغاز ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو ہوگا۔ اِس سے پہلے بہت سے کام کرنے والے ہیں جن کے متعلق فکر بڑھتا جارہا ہے۔ اگرچہ جماعتیں ہر لحاظ سے کوشش کر رہی ہیں لیکن جہاں تک جماعت کے اندر تفصیلی طور پر پروگرام کی اطلاع دینے کا تعلق ہے اِس سلسلے میں ابھی کمزوری ہے۔

فرمایا: بہت سے منصوبے بنانے والے کمیشن بٹھائے گئے۔ سالہا سال سے انہوں نے غور کیا اور منصوبے تیار کئے۔ ان پر باہم بیٹھ کر مزید غور کیا اور یہ غور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وقت سے شروع ہے اور بہت لمبی محنت آپ نے اس میں فرمائی اور بڑی تفصیل سے ان منصوبوں کا جائزہ لیا جو آئندہ صدی کیلئے بطور تشکر سوچے جارہے تھے اور اس کے بعد ان کو پالش کرنے کے لئے مختلف ملکوں میں کمیٹیاں بٹھائی گئیں کہ وہ اپنے اپنے حصہ پر غور کریں اور یہ جائزہ لیں کہ ملکی لحاظ سے کس حد تک مزید پہلو منصوبے میں شامل ہونے چاہئیں اور ملکی لحاظ سے کام کی ذمہ داریاں کیسے بانٹنی چاہئیں۔ بیرونِ پاکستان ایک الگ کمیشن قائم کیا گیا جو بیرونِ پاکستان کے کام کو مجتمع کرے۔ یہ سارے منصوبوں کے مختلف پہلو بہت حد تک آخری شکل اختیار کر چکے ہیں اور کمیٹیاں ہر لحاظ سے مسلسل محنت کر رہی ہیں۔

فرمایا: ابھی تک جماعتوں کو ان منصوبوں سے آگاہ نہیں کیا گیا اور جس حد تک کام کی ذمہ داریاں بانٹنے کا تعلق ہے اِس لحاظ سے جتنے احبابِ جماعت کو ان منصوبوں کے عملی کاموں میں شامل کرنا چاہیئے تھا اتنے ابھی شامل نہیں کئے گئے۔ فرمایا: مزید غور کا تو وقت نہیں اِس لئے اللہ پر توکل کرتے ہوئے فوراً عمل درآمد کی بہت ضرورت ہے۔

فرمایا: اِس ضمن میں افریقہ میں بھی عملی پہلو سے بہت کمزوری باقی ہے۔ سب سے زیادہ نمایاں طور پر جس طرف توجہ مرکوز ہونی چاہیئے وہ ہر ملک میں نمائش کی جگہ کا تقرر یا بڑے ملک ہوں تو ایک سے زیادہ جگہوں کی تقرری ہے اور پھر اگر ضرورت ہو تو وہاں مختلف علاقوں کو VANS کے ذریعہ جماعتی معلومات مہیا کرنے کا انتظام ہو اور پریس، ریڈیو، ٹی۔ وی سے رابطہ۔ ہر ملک کی بڑی شخصیتوں سے رابطہ اور یہ کہ آخری شکل میں کس طرح حصہ لیں گے اِس بارہ میں ان کو معیّن اطلاع دینا اور ان سے پروگرام میں شمولیت کی درخواست

کرنا، یہ سارے کام عمل کے لحاظ سے تشنۂ تکمیل ہیں۔

فرمایا: تعمیر کے لئے بہت وقت درکار ہے اور ان منصوبوں میں ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ جس جس ملک کو یہ توفیق ہو وہاں جماعتی سَو سالہ نمائش کے لئے ہال کی تعمیر کی جائے اور پھر اسے ہمیشہ نمائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جائے۔ اِس پہلو سے خصوصیت سے فکر ہے کہ بڑے ممالک جہاں آج سے بہت پہلے یہ کام شروع ہو جانا چاہیئے تھے ان میں ابھی اس کا آغاز نہیں ہوا۔ اور جہاں تک جماعت کی استعداد کا تعلق ہے اگر اب بھی آئندہ ایک دُو ماہ کے اندر ان خاص نمائش گاہوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے تو جس طرح جماعت وقارِ عمل کے ذریعہ حِصّہ لیتی ہے ہرگز بعید نہیں کہ اِسی سال کے آخر تک یہ نمائش گاہیں تیار ہو جائیں۔ فرمایا: اِن نمائش کے بڑے ایوانوں میں یہ چیز ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ یہ مستقل چیز ہوگی اور یہ بات نہیں کہ عارضی طور پر کتابیں سجا کر سمیٹ لی جائیں بلکہ ایسی جماعتیں جہاں صد سالہ جوبلی کی نمائش ہونی چاہیئے وہاں وہ مستقلاً ہمیشہ اِس کام کے لئے استعمال ہوگی۔ وہاں پر باہر سے آنے والا جب بھی آئے اس کے سامنے جماعت کی سَو سالہ کارروائی یکجائی صورت میں پیش ہو جائے۔

حضورِ انور نے بتایا کہ کتب، چارٹس اور کیلنڈرز وغیرہ سب تیار کئے جا چکے ہیں اور کتب میں سب سے زیادہ اہم قرآن کریم ہے جس کی اشاعت کے سلسلہ میں کارروائی ہو رہی ہے۔ بہت سے ترجمے طبع ہو رہے ہیں ان سب کو جب اکٹھا بھجوانا شروع کیا جائے گا تو اِن جماعتوں پر جو پہلے تیار نہ ہوں بہت زیادہ بوجھ پڑے گا۔ قرآن کریم کے پچّاس سے زائد زبانوں میں تراجم ہیں اور ہر ملک میں اُن کی ضرورت کے مطابق یہ نسخے بھجوائے جائیں گے۔ پھر ایک صد چودہ زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کی طباعت کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے جو آئندہ چند ماہ کے اندر مکمل ہو جائے گا۔ اِن سب کو بھی ہر نمائش میں مہیا کیا جائے گا۔ اِس طرح دو ہزار نسخے ملکوں میں بھیجے جائیں گے یہ نمائش کی خاطر ہیں مفت تقسیم کا کام اس کے علاوہ ہے۔ علاوہ ازیں احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب ہے جو اسی طرح مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے تحفۃً لوگوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ پھر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابوں کے اقتباس ہیں جو کلیۃً قرآن کریم اور حدیث پر ہی مبنی ہیں۔

فرمایا: دُنیا اِس بات کی حقدار ہے کہ جہاں تک ممکن ہے دُنیا کی ہر آبادی تک اُس کی زبان میں یہ چیزیں پہنچ جائیں۔ جہاں تک ہم نے اندازہ کیا ہے شاذ ہی ایسی زبان ہو گی جس میں ہم یہ چیزیں پیش نہ کر سکیں۔ اِس کام کے سمیٹنے کی بہت ذمہ داری ہے اور ابھی سے اُن لوگوں کے پتہ جات مرتب ہونے چاہئیں جن تک یہ چیزیں تقسیم ہوں گی۔

فرمایا: یہ سارے کام توجہ اور ایسی محنت کو چاہتے ہیں جس کیلئے کئی مہینے لگیں گے اِس لئے خاموشی فکر انگیز ہے۔ جو بیداری اِس وقت شروع ہونی چاہیئے تھی وہ شروع نہیں ہوئی اور جن ممالک میں جماعتیں اپنی ادبی قوت کے لحاظ سے قوی ہیں وہاں تو خصوصیت کے ساتھ بہت زیادہ کام ہونا باقی ہے۔ ساری دُنیا کی مجالس عاملہ کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ اِن سب امور کی طرف فوری توجہ شروع کریں۔ کثرت سے نوجوان ہیں جو اخلاص اور خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں اور اسی طرح بوڑھے، عورتیں اور بچے بھی ہیں ان میں سے جس حد تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ عملہ کاموں میں شامل کرنا ہوگا۔ اور فرمایا کہ ان کاموں میں شمولیت اُن کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوگی۔ اگر کام کو ترتیب دیکر تقسیم کیا جائے تو بڑے سے بڑا کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اس سے مالی ذمہ داریاں بھی بہت ہلکی ہو جاتی ہیں اور وقت کے اُوپر کام سمٹ جاتا ہے لیکن اگر آپ سوچیں کہ اچانک سب کچھ کر لیں گے تو وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ جماعت کی بہت بڑی محنت ضائع ہو جائے گی اگر اِس کام کو جہاں پہنچانا ہے وہاں نہ پہنچایا گیا۔

فرمایا: خصوصیت سے اِن دُو پہلوؤں کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ ایک ایسے مراکز کا فیصلہ کہ یہ کتب، وڈیو، تصاویر اور سلائیڈز کس طرح دکھائی جائیں گی۔ پھر تقسیم کا کیا انتظام ہوگا۔

فرمایا: آج کی اہم ضرورت کاموں کو تقسیم اور مرتب کرنا ہے جس کی طرف جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ دوسرے حضورِ انور نے مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ منصوبوں پر بڑی تیزی سے خرچ شروع ہو چکا ہے اِس لئے مالی قربانیوں کی بہت ضرورت ہے۔

صد سالہ جوبلی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صد سالہ جوبلی کی ادائیگی میں بہت سی جماعتیں پیچھے تھیں لیکن گذشتہ دو تین سال میں جماعت نے جس مالی قربانی میں حصہ لیا ہے وہ ناقابلِ یقین دکھائی دیتی ہے۔ اس ضمن میں حضورِ انور نے کراچی اور کینیڈا کا خاص طور پر ذکر فرمایا اور کینیڈا میں انہوں نے جو طریقِ کار اختیار کیا ہوا ہے اس ضمن میں فرمایا کہ وہ امامِ وقت کی آواز میں تحریک کرتے ہیں یعنی جس تحریک کی طرف توجہ دلانا مقصود ہوتا ہے اس کے لئے امامِ وقت کی کیسٹس بھی ساتھ بھجوا دیتے ہیں لیکن دوسری بہت سی جماعتوں میں اِس بات کو نظر انداز کر دیا جاتا رہا ہے اور بعض ممالک میں بہت بڑی تعداد ہے جنہوں نے امامِ وقت کی آواز میں ان تحریکات کو سُنا ہی نہیں اِس لئے آئندہ ساری جماعتوں کو امامِ وقت کی آواز میں ساری تحریکات کو سنانے کا انتظام ہونا چاہیئے اور ہر احمدی کے کانوں تک آواز پہنچ جانی چاہیئے کہ ہر احمدی کو تمام مالی تحریکات میں جس قدر بھی استعداد ہو حصہ لینا چاہیئے اور قربانی کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہیئے۔

خطبہ ثانیہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ "سعدیہ" جو حضورِ انور کی اہلیہ محترمہ کی

بھانجی تھیں اور حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی نواسی تھیں۔ جو امریکہ میں وفات پا گئی ہیں اُن کی نمازِ جنازہ غائب کا اعلان فرمایا اور نمازِ جمعہ کے بعد ان کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍ مارچ ۱۹۸۸ء بمقام لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل کی درجِ ذیل آیت تلاوت فرمائی:-

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ۚ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ

اور اس کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد پاکستان میں احمدیوں کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ احمدیت کے خلاف وہاں ہر قسم کے کِذب اور افتراء سے کام لیا جا رہا ہے اور یہ سلسلہ بند نہیں ہوا۔ اِن واقعات سے جماعت کو اور باقی دُنیا کو آگاہ رکھا جاتا ہے لیکن اس سے ہمارا مقصد دُنیا کے سامنے رحم کی اپیل کرنا نہیں کیونکہ ہمارا معاملہ دُنیا کے ساتھ نہیں بلکہ ہمارا معاملہ صرف خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے اور ہم خدا کے اَمر کی اطاعت میں دُنیا کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن غیر اللہ پر نہ کوئی امید ہے اور نہ ہی یہ مومن کی شان کے مطابق ہے اور نہ کبھی غیر اللہ نے اللہ کے ان بندوں کی حقیقتاً مدد کی ہے جو خدا کی خاطر دُکھ اُٹھا رہے ہوں۔ خدا تعالیٰ خود اپنی تقدیر کے ذریعے مدد کے سامان فرمایا کرتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ وہ تقدیر مختلف صورتوں میں نازل بھی ہو رہی ہے لیکن جماعتِ احمدیہ جن حالات سے گزر رہی ہے اُن کے پیشِ نظر عموماً احمدی خدا کی عقوبت کی تقدیر کا انتظار کر رہے ہیں تا کہ اُن کے دُکھتے ہوئے سینوں کو تسکین ملے۔ حضور نے اِس بارہ میں جماعت کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا عقوبت کی تقدیر کی راہ دیکھنا فی ذاتہٖ اعلیٰ درجے کے اخلاق کا نمونہ نہیں خدا سے خیر کی دعا مانگنی چاہیئے۔ جھوٹے اور سچے میں تمیز کرنے کے لئے دعا کرنی چاہیئے لیکن یہ دعا مانگنا اور اِس انتظار میں رہنا کہ خدا تعالیٰ کا عذاب کسی قوم کو ملیا میٹ کر دے یہ رجحان مومن کی اعلیٰ درجہ کی شان کے خلاف ہے۔ اعلیٰ درجہ کے اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ ہم انتقام کے جذبہ سے مغلوب نہ ہوں بلکہ جہاں تک ممکن ہے خدا سے عفو اور مغفرت کی دعا مانگتے رہیں ہاں یہ دعا ضرور مانگیں کہ خدا تعالیٰ یوم الفرقان جلد لے آئے۔ دراصل مومن کا دل یوم الفرقان ہی سے ٹھنڈا ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک تکذیب اور مظالم کا تعلق ہے یہ مسلسل جاری ہیں۔ اِس ضمن میں حضور نے گزشتہ دو ماہ میں جو واقعات ہوئے ہیں ان میں سے دو کا تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا جن میں سے ایک واقعہ ۱۸؍ جنوری ۱۹۸۸ء کو دن گیارہ بجے پڈعیدن ضلع نواب شاہ میں پیش آیا جس میں ڈاکٹر نصیر احمد صاحب

پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور دوسرا واقعہ ۱۸ فروری ۱۹۸۸ء کو قاضی احمد ضلع نواب شاہ میں پیش آیا جس میں مکرم عبدالعزیز صاحب جو کہ ایک میڈیکل سٹور کے مالک تھے ان پر چار آدمیوں نے خنجروں سے حملہ کیا۔

جماعت کو حضور نے دعا کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ پاکستان میں کسی جگہ بھی احمدی کی جان اور عزت کی حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں ہے اور حضرت بانیٔ سلسلہ کے خلاف ہر جگہ گند اُچھالا جا رہا ہے اور بازاروں میں دیواریں اِس گند سے کالی کر دی گئی ہیں جس کے ذریعہ سے احمدیوں کی ایذاء رسانی کی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ ملک کے کونے کونے میں جاری ہے لیکن یہ بات بھی میرے علم میں ہے کہ عوام النّاس اس آواز پر لبیک نہیں کہہ رہے اور وہ اپنے معاملات میں مگن ہیں ان کو اِس بات میں دلچسپی نہیں رہی کہ احمدی کیا ہیں یا کیا کر رہے ہیں؟ اِس کی وجہ یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ قوم جرائم کا شکار ہوئی ہے اور اس کی مذہب میں بالکل دلچسپی نہیں رہی۔ جتنا زیادہ مذہب کا ڈھنڈورا پیٹا گیا ہے اُتنا ہی زیادہ عوام النّاس مذہب سے پیچھے ہٹتے گئے ہیں اور قوم کے کردار کے کسی حصّہ میں بھی مذہب اب باقی دکھائی نہیں دیتا اِس لئے ان کی طرف سے احمدیوں کی دشمنی اور ان پر حملہ کرنے کا فقدان اِس لئے نہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ احمدی معصوم ہیں بلکہ وہ شاید اِس جھوٹے اور غلط پراپیگنڈا کی وجہ سے آپ کو گندا وجود سمجھتے ہیں جو وہاں پر کیا جا رہا ہے۔ اِس کثرت سے جھوٹا پراپیگنڈا کیا گیا ہے کہ اب وہ احمدیوں کو ہی جھوٹا سمجھتے ہیں۔ غرض ساری قوم کو اِس دَور نے جھوٹا بنا دیا ہے اور ساری قوم کو مجرم بنا دیا ہے۔ لوگوں کی نیکی کا معیار گر گیا ہے اور ڈرگز (منشیات) اور شراب کی وبائیں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہتھیار کثرت سے ملک میں آ گئے ہیں اور ساری قوم روپے کے دھندے میں مشغول ہو چکی ہے۔ بداخلاقیاں کثرت سے ہیں۔ قمار بازی، جوا کثرت سے ہے۔ سو یہ جس قوم کا حال ہو وہ مذہبی تحریک سے کیسے اُکسائی جا سکتی ہے۔ ان کی دُنیا بدل چکی ہے اور دلچسپیاں مختلف ہو چکی ہیں۔

فرمایا: ہمارے لئے یہ خوشی کی بجائے دُکھ کی بات ہے کیونکہ جماعتِ احمدیہ نے تو سچائی پیدا کرنی ہے۔ اخلاق کو سدھارنا ہے۔ اگر جماعتِ احمدیہ سچائی اور اخلاق کی علمبردار نہیں تو پھر مذہب کی کوئی حقیقت نہیں اور قوم جس قدر جھوٹ کا شکار ہوتی چلی جا رہی ہے اسی قدر جماعتِ احمدیہ کی مشکلات بھی بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ اِس لئے ایک طرف بظاہر اطمینان کی صورت ہے کہ عوام النّاس جماعت کو ظلم کا نشانہ بنانے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن جس جماعت کا مُدعا یہ ہو کہ اس نے دین کو قائم کرنا ہے۔ کھوئے ہوئے اخلاق کو پیدا کرنا ہے۔ مِٹی ہوئی نیکیوں کو اجاگر کرنا ہے اس کے لئے کتنی مشکلات ہوں گی۔ پس وہ احمدی جو لکھتے ہیں کہ بڑے دردناک حالات ہیں اور حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ کی تکذیب کی جا رہی ہے اور ہمارا دل دُکھ رہا ہے انکو قرآن کریم پہلے ہی جواب دے چکا ہے کہ جو مُفتری ہوں وہ ایمان نہیں لایا کرتے اور جو ایمان نہیں لاتے وہ جھوٹے

ہوتے ہیں۔

اگر مدعی پر ایمان لانے والے جھوٹے مفتری ہوں تو یہ مدعی کی تکذیب ہے لیکن اگر مدعی کو جھٹلانے والے مفتری ہوں تو یہ مدعی کی صداقت کی دلیل ہوتی ہے اس لئے پاکستان میں جھٹلانے والوں کا دن بدن جھوٹا ہوتے چلے جانا، جھوٹ میں گرفتار ہوتے چلے جانا، خود حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ کی تصدیق ہے آپ کی تکذیب نہیں ہے۔ دن بدن ان کا "اور" گندے ہوتے چلے جانا اس بات کو کھلا کھلا ثابت کر رہا ہے کہ وہ خدا کی نظر میں سچے نہیں۔ اگر سچے ہوتے تو خدا کی طرف سے ان کو ایسی سزا نہ ملتی۔

حضور نے فرمایا: جس یوم الفرقان کا میں نے ذکر کیا تھا اس کا اس کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اس یوم الفرقان کے لئے یہ تیاریاں ہو رہی ہیں۔ آپ کو خدا یوم الفرقان کی طرف لے جا رہا ہے اور جب معاملہ خوب کھل جاتا ہے تو وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ واقع ہو جاتا ہے لیکن مومن کی یہ شان نہیں کہ عذابٌ الیم کا انتظار کرتا رہے۔ مومن کو بصیرت اور بصارت کے ساتھ ان واقعات کو دیکھ کر یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ یوم الفرقان تو ظاہر ہو گیا۔ وہ تو خدا نے فرق کرکے دکھلانا شروع کر دیا ہے اب یہ آگے جا کر کس شکل میں خوب کھل کر خدا کے عذاب پر منتج ہوگا اس کے وقت کا انتظار ہے لیکن ایسی نہج پر جو قومیں چل پڑیں ان کے زندہ رہنے کے کوئی امکانات نہیں ہوتے۔ اس میں کسی مذہبی استدلال کی بھی ضرورت نہیں ہوتی ایسے کردار جب بھی کسی قوم میں ظاہر ہوتے ہیں اُن کو ہلاکت کی طرف لے جاتے ہیں اس لئے جماعتِ احمدیہ کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ کو ہلاکتیں دیکھنے کے لئے تماشہ بین کے طور پر پیدا نہیں کیا گیا بلکہ آپ تو ہلاک ہونے والوں کو بچانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ آپ مئے عرفان کے ساقی ہیں۔ اگر آپ مئے عرفان کے ساقی ہیں تو گرتے ہوؤں کو تھامیں اور مرتے ہوؤں کو زندہ کرنے کی کوشش کریں۔ یہ ہے آپ کا مقصدِ اوّل۔ اور یہی سچوں کی زندگی کا مقصد ہوا کرتا ہے۔ اگر آپ اِس مقصد کو بھول جائیں گے تو آپ بھی جھوٹ کی طرف سرکنا شروع ہو جائیں گے۔ یہ مقصد اِتنا اعلیٰ اور عظیم ہے کہ اس کی حفاظت بہت ضروری ہے اور اس کی حفاظت سب سے پہلے آپ کے دلوں میں ہوگی۔ اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہا کریں اور سوچتے رہا کریں کہ وہ کس طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اگر ان میں ہمیشہ یہ عزم زندہ ہے کہ ہم نے مرتوں کو بچانا ہے، گرتوں کو تھامنا ہے، ہم نے بگڑتی ہوئی تقدیروں کو سنبھال کے درست کرنا ہے تو پھر ایسے لوگ یقیناً سچے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو زندہ رکھے جاتے ہیں اور زندہ کرنے کی اہلیتیں ان کو عطا کی جاتی ہیں۔

سارا فیصلہ جھوٹ اور سچ کے امتیاز کا ہے اس لئے احمدیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ اپنے سچ

کی حفاظت کریں۔ اِس پہلو سے بہت سے رخنے ہیں اور وہ بلند معیار جس کی توقع ایک احمدی سے کی جاتی ہے وہ احمدیوں میں نہیں ہے۔ اگرچہ دوسروں کے مقابل پر بہت بہتر ہیں لیکن ایک احمدی کا معیار جھوٹوں کے سامنے رکھ کر نہیں پرکھا جائے گا بلکہ وہ سچّوں کے سامنے، بلکہ دُنیا میں سب سے سچّے انسان حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی کسوٹی پر رکھ کر پرکھا جائے گا۔ اِس لئے ہر ایک کو اپنے دل کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے اور ہر احمدی کا قدم اخلاص کے ساتھ سچائی کی طرف ہونا چاہیئے۔ اس کے ذریعہ سے یوم الفرقان ظاہر ہوگا۔ اِس لئے سچائی کے معیار کو بلند کرنے کی بہت زیادہ کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ جھوٹ ایک ایسا مرض ہے جو بڑھتا رہتا ہے اور پھر نہایت بھیانک صورت اختیار کر جاتا ہے اور انسان کا خدا سے رشتہ کٹ جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا وہ لوگ جو احمدیت کے خلاف سراسر جھوٹ بول رہے ہیں اور جھوٹی گواہیاں علی الاعلان میں لکھا رہے ہیں ان کو حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کا کوئی حق ہی نہیں ہے کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق اور جھوٹ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

حضور نے فرمایا احمدیوں نے بھی اگر اس حالت کو فوری طور پر نہ سمجھا اور بالارادہ جھوٹ سے بچنے کی کوشش نہ کی تو ایسے معاشرے میں رہتے ہوئے ان کی سچائی کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔ حضور نے ساری جماعتِ احمدیہ اور خصوصیّت کے ساتھ پاکستان میں بسنے والوں کو جھوٹ کے خلاف جہاد کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا یہ جہاد بچّوں سے شروع ہونا چاہیئے اور بچّوں میں سچائی کی جرأت پیدا کرنی چاہیئے اور اِس کے لئے مستورات جو مائیں ہیں ان کی بڑی ذمہ داری ہے۔ بچّوں میں شروع سے سچائی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ان کو نیک اعمال کی طرف متوجہ کریں اور جرائم سے بچائیں اور ہر ملک کی مجالسِ عاملہ منظم طریقے سے جائزہ لے کر جھوٹ کی وباء کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۸۸ء بمقام لندن

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد گذشتہ خطبہ کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے احمدیوں کو خصوصًا جھوٹ کے خلاف جہاد کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ اِس کا آغاز گھروں سے ہونا چاہیئے۔ آج کے خطبہ میں حضورِ انور نے خصوصیّت سے اخلاقِ حسنہ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ یہ زندگی کو سنوارنے کے لئے بہت ضروری ہیں اور جو شخص اخلاقِ حسنہ سے مزیّن ہو وہ کبھی بھی خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتا۔ جس طرح سچائی اور جھوٹ کے درمیان ایک بُعد ہے اسی طرح بدخلقی اور خدا کے درمیان ایک بُعد ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے لئے تمام اسماء حسنہ ہیں اور ایک بھی ایسا نام نہیں

جو بَدخُلقی کی تعلیم دینے والا ہو۔

فرمایا: جس جگہ بھی انسان حُسنِ خُلق سے الگ ہوتا ہے اُسے یہ حقیقت معلوم ہونی چاہیئے کہ اِس حصّہ میں اس نے خدا سے اپنا تعلق توڑ لیا ہے۔ جن قوموں کے سفر بَداخلاقی سے شروع ہوتے ہیں وہ بَداخلاقیوں کی انتہاء تک پہنچ جاتے ہیں۔ اِس لئے چھوٹے چھوٹے بَدخُلقی کے افعال کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے کیونکہ ہر بَدخُلقی اپنے مُنتہا کی طرف جانے والی چیز ہے۔

فرمایا: جماعتِ احمدیہ جس کا سفر بہت لمبا ہے اُسے ان معاملات پر بہت زیادہ سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اور اعلیٰ اخلاق پر زور دینا چاہیئے۔ اگر جماعت نے اعلیٰ اخلاق کی اِس نسل میں حفاظت نہ کی تو اگلی نسلوں کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

فرمایا: خصوصیّت سے جو خطرہ مجھے نظر آرہا ہے وہ یہ ہے کہ ماحول چونکہ بہت تیزی سے گندا ہو رہا ہے اور اعلیٰ اخلاق پر موت وارد ہو رہی ہے ایسی صورت میں جماعت پر اس کے اثرات کا ظاہر ہونا ایک لازمی چیز ہے اِس لئے بدیوں کا مقابلہ اور اُن کے خلاف جہاد کرنا جماعتِ احمدیہ کے لئے ضروری ہے اور اِس جہاد کا آغاز گھر سے ہونا چاہیئے۔ اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ بدخُلقی سے بچنے کا سامان کریں۔ اپنے خلاؤں کو پُر کریں اور اُن کو نیکیوں سے بھر دیں۔ جہاں نیکی داخل ہو جائے وہاں بَدی نہیں آسکتی۔ جہاں خلاء ہے وہاں بدی نے ضرور داخل ہونا ہے اور بغیر نیکی کو اپنانے کے آپ کسی بدی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

فرمایا: حُسنِ خُلق سے میری یہی مراد ہے کہ اپنے خلاؤں کو پُر کریں۔ اپنی عادات کو مزیّن کریں۔ حسین بننے کی کوشش کریں۔ ہر معاملہ میں اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کی کوشش کریں اس کے بغیر نہ آپ بدیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور نہ اُس عظیم مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں جس کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے یعنی تمام دُنیا کی آپ نے اصلاح کرنی ہے اور تمام دُنیا میں خُلقِ محمدی کی حفاظت کرنی ہے اور تمام دُنیا کو خُلقِ محمدی سے مزیّن کرنا ہے۔ فرمایا اتنا بڑا کام ہو اور گھروں میں بَدخُلقی کی باتیں ہوں یہ ایک ایسا تضاد ہے جسے خدا کی تقدیر کبھی معاف نہیں کیا کرتی۔

فرمایا: گھروں میں سب سے پہلے خاوند اور بیوی ہیں۔ جو خاوند اپنی بیوی سے اخلاق نہیں برت سکتا اُس نے دُنیا کو کیا اخلاق سکھانے ہیں۔ جو بیوی اپنے خاوند کے حقوق ادا نہیں کر سکتی اُس نے دُنیا کو کیا اخلاق سکھانے ہیں۔ ایسا ماحول جس میں خاوند اپنی بیوی کے ساتھ بدتمیزی اور بَدخُلقی اختیار کر رہا ہے اور بیوی اس کے خلاف باغیانہ رویہ اختیار کرتی ہے ایسے ماحول میں جو بچّے پلیں گے وہ دُنیا کے اخلاق کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ انکے متعلق قرآن کریم کی یہ آیت صادق آتی ہے کہ تم اپنی اولادوں کو قتل کرنے والے ہو۔ ایسا ہرگز نہ کرو۔ جب تم اپنی اولاد کو اپنے ہاتھ سے قتل کر رہے ہو تو دُنیا کو کیسے زندہ کر سکتے ہو۔ فرمایا تمام گھروں میں بہت ضروری ہے کہ ہر خاوند اپنی بیوی کے ساتھ حُسنِ معاملگی کرے۔ حُسنِ معاشرت کرے۔ اس کے جذبات کا خیال

رکھے۔ اس سے نرم کلامی کرے۔ اِس ضمن میں حضور انور نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کو جماعت کے سامنے بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا اور فرمایا کہ ہر انسان کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ اپنی بیوی سے حُسنِ سلوک کر رہا ہے یا نہیں۔

فرمایا: کہ مجھے کثرت سے ایسی اطلاعات ملتی ہیں کہ مردوں کا اپنی بیویوں سے حُسنِ معاشرت کا سلوک نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو جماعت کی ساری محنت ضائع جائے گی۔ اتنے زیادہ جو کارخانے بنائے جا رہے ہیں دُنیا کو احمدیت کی طرف لانے کے وہ سارے بے اثر ہو جائیں گے۔ بَدخُلق انسان روحانیت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور اس کے متعلق یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ وہ داعی اِلی اللہ بنے گا یا اس کی دعوتِ اِلی اللہ میں کوئی تاثیر ہو سکتی ہے۔ اِس لئے جو لوگ اپنی بیویوں سے بَدخُلقی اور بدتمیزی کرتے ہیں۔ تحکّم کی راہ اختیار کرتے ہیں وہ دُنیا کی اِصلاح کا کام نہیں کر سکتے۔ فرمایا بعض لوگ عورتوں پر ہاتھ اُٹھانے میں جلدی کرتے ہیں اور ذِلّت کرتے ہیں۔ فرمایا مرد کو اِس پہلو سے افضل قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس پر خرچ کرتا ہے نہ یہ کہ اُس کو اُس کا حاکم بنایا گیا ہے اِس لئے قوّام کہہ کر مَرد کے فرائض میں یہ بات داخل کی گئی ہے کہ وہ بہت محنت کرے اور اس کی محنت کا آخری مقصود یہ ہو کہ اپنے گھر پر۔ اپنی بیوی کے آرام پر۔ اس کی آسائش پر۔ اس کی خواہشات پوری کرنے پر۔ اور اپنے بچّوں کی ضروریات پوری کرنے پر اس محنت کے ماحصل کو خرچ کرے۔

فرمایا: احمدیت میں بَدخُلقی کی باتوں کو برداشت نہیں کیا جا سکتا اِس لئے بَدخُلقی کو اگر آپ نے روکنا ہے تو سب سے پہلے گھروں کے ماحول کو سنبھالیں۔ گھروں کو بَداخلاق بنانے والے جتنے بھی محرکات ہیں ان کا گلا گھونٹیں۔ ان کو جب تک نیست و نابود نہیں کرتے محض ایک فرضی جہاد کے کوئی بھی معنیٰ نہیں ہیں۔ بدیاں گھروں سے نکلتی ہیں اور پھر گلیوں میں پھیل جاتی ہیں اور پھر وہ قوموں کو ہلاک کر دیا کرتی ہیں۔ پس جماعتِ احمدیہ کو باشعور جماعت کے طور پر ان بدیوں کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے اور اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دینے سے پہلے اپنے گھروں میں اعلیٰ اخلاق پیدا کریں اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی بَدخُلقی کو برداشت نہ کریں۔ عورتوں اور بچّوں کے ساتھ معروف سلوک کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عاشروھنّ بالمعروف۔ اپنی بیویوں سے تم ایسی معاشرت کرو جس میں کوئی امر خلاف اخلاقِ معروفہ کے نہ ہو۔ بیوی ضعیف اور مسکین ہے اسلئے اس کے ساتھ نرمی برتنی چاہیئے اور ان پر رحم کرنا چاہیئے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نمونہ کو اِس ضمن میں پیشِ نظر رکھیں تاکہ وہ نمونہ زندہ ہو جو ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ تھا۔

Eidul Azhiya July 23rd. (Subject to appearance of New Moon)

The Eidul Azhiya will be held at Baitul Zafar. Please call to confirm the date and time after July 15th.

U.K. Jalsa Salana July 22-24th.

Inshallah the U.K. Jalsa will be held on July 22 thru 24th. It will be blessed with the presence of Hazrat Khalifatul Masih IV, Hazrat Mirza Tahir Ahmad. (May Allah be his Helper and Guide). Those who need information or instructions about Jalsa U.K. may call Nasir Butt at 718-793-3955. It is important that all those travelling must obtain ID Letters before their departure. The travel with the Kafla is now closed but you can make your own arrangements and Nasir Butt Saheb will guide you in this matter.

Lajna local and regional Ijtemas. New York Lajna Judged 2nd Best In U.S.A.

On June 5th New York Lajna held its local Annual Ijtema at Baitul Zafar. About 60 Lajna and Nasirat attended this Ijtema. There were Tilawat. Hadith, Poem, Speech and games competitions. Sisters who stood first, second and third were awarded prizes. In Tilawat Bushra Jamil won first place. In Hadith and Speech, Sister Ansa Shaukat was awarded the first place and Amatul Basith Khokhar stood first in the Poem. In General knowledge, Sister Farhat Ayaz stood first and in Sports Asifa Tahir got the first place. The meeting concluded with a telephone message from Amir Jamaat U.S.A. Sheikh Mubarak Ahmad Saheb and silent prayers.

The Regional Lajna Ijtema was held at Baitul Wahid in New Jersey on June 11. Our Lajna from New York attended this Ijtema and participated in the various competitions. The winners from New York were Ansa Shaukat, 1st. Prize in Hadith. Bushra Jamil 1st. Prize in Speech and Salima Ahmed 2nd. Prize in Tilawat.

At the Annual Convention the following awards were given to Lajna New York: 1st Prize in Handicraft; 1st prize in Monthly Report and 2nd. Prize in Education, Moral Training of Nasirat. And finally 3rd prize in Chanda Payments. May Allah give our Lajna more opportunity to excel more in the future. Congratulations New York Lajna for bringing honor to the New York Jamaat!

Khuddamul Ahmadiyya Regional Ijtema held on June 12th. At Willingboro

About 40 Khuddam attended from New York. Jazakallah to Kauser Saheb for organizing the various competitions. From New York, Ijaz Sandhu won a prize in Education Program and in Table-Tennis Munawar Aslam and Rafi Ahmed got the first prize.

Participation in Programs During United Nations Conference on Disarmament

A prayer meeting was held led by Muslims in front of the United Nations on June 6th. Ahmadiyya Movement was represented by Nazir Ayaz and Aminud-Din.

Again on June the 10th. Inter faith gathering of 1500 was held and we were there with Kauser Saheb representing our Movement.

Sheikh Mubarak Ahmad speaks at the Queens Network Group

On June 8th. Kauser Saheb and Salam Jamil accompanied Sheikh Saheb at this meeting where Sheikh Mubarak Saheb spoke on human relationship among various communities living together in New York.

U.S.A. Jalsa Salana ends successfully June 26th.

This year the participation was record breaking from all over U.S.A. and from New York there were many last minute arrivals which brought our attendance from New York to approximately 200, not including infants. Alhamdolilah.

بہت سے لوگ دو رو کر بیعت کر کے جاتے ہیں.
اگر ان کو کہا جاوے تو ضرور وہ چندہ دیویں مگر ترغیب دینا ضروری ہے۔ پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقعہ ہاتھ آنے کا نہیں۔ کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ فقط مالوں کے بقدر استطاعت خرچ کرنے کا ہے اس لئے ہر ایک شخص تھوڑا تھوڑا جو لنگر اور مدرسہ اور دیگر ضروری مدوں میں دے سکتا ہے دے۔ وہ آدمی جو تھوڑا تھوڑا چندہ دے۔ مگر باقاعدہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ دے مگر گاہے گاہے دے۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ صفحہ ۸ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)